تحقیق لفظ "الرحمان"

از

(جناب پروفیسر محمد اجمل خاں صاحب)

"زیر نظر مقالے کے بہت سے گوشے ایسے ہیں جن پر علمی اعتبار سے گفتگو کرنے کی پوری گنجائش ہے اور یہ گفتگو ہونی بھی چاہیئے، لغت اور اُس کے صحیح استعمال کا مسئلہ معمولی مسئلہ نہیں ہے اس کی نزاکتوں کی حفاظت کے لئے زبان پر کامل عبور شرطِ اولین ہے علی الخصوص ایسے الفاظ جو عقیدہ ومذہب کی حریم قُدس میں خاص اور اہم مقام رکھتے ہوں، تاہم یہ مضمون تمام تر علمی ہے اور اس میں جو خامیاں نظر آئیں گی اُن کی حیثیت بھی علمی ہی ہوگی عقیدے سے اُن کا تعلق نہیں ہوگا اس لئے کسی حک وفک اور تغیر وتبدل کے بغیر اس کو شائع کیا جارہا ہے، توقع ہے کہ اربابِ علم اور اہلِ نظر کے حلقوں میں مضمون دل چسپی سے پڑھا جائے گا اور ہمارا وہ مذہبی حلقہ جس کے ذہن و دماغ کی تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی ہے محض اجمل خاں صاحب کا نام دیکھ کر ہی بِدک نہیں جائے گا۔"

"برہان"

سورۃ الفاتحہ کے سلسلہ میں ہم چند الفاظ پر خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتے ہیں، اس لئے کہ اکثر ان کے ترجمے حقیقت سے دور ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ رب کا صحیح اور لغوی ترجمہ آقا (Master) ہے اسی نسبت سے نَعْبُدُ کا لفظ اس سورہ میں عبودیت یا غلامی کو ظاہر کرتا ہے: اللہ آقا ہے اور سب غلام ہیں۔

۲۔ العالمین کے معنی انسان کے ہیں اور قرآن میں ہر جگہ ان ہی معنوں میں آیا ہے مثلاً:۔

- وجعلناها آية للعالمين (العنکبوت)
- ان هو الا ذكر للعالمين (التطفیف ۲۷)
- وما الله يريد ظلماً للعالمين (آل عمران ۱۰۸)
- الذكران من العالمين (الشعراء ۱۶۵)
- احداً من العالمين (المائدہ ۲۰) وغیرہ

۳- الرحمان : اس پر ہم تفصیل سے شواہد پیش کریں گے کہ یہ اسم علم ہے اور اللہ کا مترادف ہے۔

۴- ملک : یعنی بادشاہ فیصلہ کرنے والا : قاضی - احکم الحاکمین نہ کہ مالک۔ دیکھئے دین کا تعلق فیصلے سے ہے نہ کہ ملکیت سے۔

۵- صراط یا سراط : رومی لفظ : strata انگریزی street، جرمن strasse یعنی شاہ راہ۔ محفوظ ترین راستہ (یعنی اسلام یا عبودیت رب العالمین)

۶- ضال : جو شش و پنج میں ہو (ووجدک ضالاً فھدیٰ) نہ کہ گمراہ۔

اب ہم تفصیل سے لفظ الرحمان سے بحث کرتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس لفظ کا ترجمہ نہ کرنا چاہیئے بلکہ بتانا چاہیئے کہ نصاریٰ خدا کو رحمان کہتے تھے۔ جسے مشرک ماننے کو تیار نہ تھے۔

الرحمان پہلے کب نازل ہوا یہ قول صحیح نہیں معلوم ہوتا کہ قرآن میں تعوذ کے بعد بسم اللہ الرحمان الرحیم کا نزول ہوا۔ سیرت نبوی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب قریش نے تعذیب واستہزاء پر کمر باندھی تو انھوں نے تین باتیں خصوصیت سے قابل اعتراض سمجھیں۔

۱- بعث بعد الموت : یعنی اس دنیا کے بعد نہ آخرت ہے نہ کوئی ملک یوم الدین ہے جو ہمیں سزا و جزا دے گا۔

۲- رسول عربیؐ بھی کاہن وساحر و شاعر کی طرح شیطان یا جن یا کسی اور طریقے سے کلام حاصل کرتے ہیں۔ ان کا قرآن منجانب اللہ نہیں ہے نہ کوئی فرشتہ لاتا ہے۔

۳- الرحمان کو ہم اپنا اللہ ماننے کو تیار نہیں وہ ان نصرانیوں کا خدا ہے جنہوں نے چالیس سال پہلے مکہ پر حملہ کیا تھا اور کعبہ کو ڈھانا چاہا تھا۔ یہ ابرہۃ الاشرم کی ہاتھیوں کی فوج تھی جو سب مسیحی تھے۔

لہٰذا جب آنحضرتؐ پر سورہ الرحمان نازل ہوئی اور ابن مسعودؓ نے کعبۃ اللہ کے سامنے

جا کر بالجہر تلاوت کی کہ الرحمان علّم القرآن ...... تو مشرکین نے کہنا شروع کیا کہ اب معلوم ہو گیا کہ یمامہ کا رحمان، محمدؐ کو قرآن سکھاتا ہے۔ اور محمدؐ نصرانیوں سے دوستی کر کے پھر اہلِ حبشہ سے حملہ کرائیں گے (دیکھئے حالات ہجرت حبشہ اولیٰ رجب ۵ھ نبوی۔ در سیرت النبی)

قرآن اور الرحمان | قرآن میں الرحمان کا ذکر ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے شروع ہوتا ہے، اور سوائے شعب ابی طالب کے سہ سالہ زمانے کے ہجرتِ یثرب تک جاری رہتا ہے چونکہ سورۂ مریم اور سورہ طاہا۔ کلیم کا خاص تعلق نصاریٰ سے ہے لہذا ان سورتوں میں کثرت سے الرحمان کا استعمال ہوا ہے۔

بہر حال قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قریش الرحمان کو بطور اسم ذات باری کے استعمال نہیں کرتے تھے۔ نہ وہ یہ جانتے تھے کہ یہ اللہ کا مرادف ہے۔ اسی لئے قرآن کہتا ہے (اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ۘ مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ، اِنه بکل شیٔ بصیر۔ قل هو الرحمان آمنا به وعلیه توکلنا فستعلمون من هو فی ضلال مبین ۰ الملک)

پھر سورہ مریم میں (انّی اعوذ بالرحمان) (انّی نذرت للرحمان صوما) کے سلسلہ میں بتایا ہے (انّ الشیطان کان للرحمان عصیا) یعنی الرحمان ہی اللہ ہے۔ سورہ کلیم میں صاف کہا ہے کہ اللہ یعنی (الرحمان علی العرش استوی) اور سورہ الانبیاء میں بتایا ہے (وقالوا اتخذ الرحمان (ای اللہ) ولداً، سبحانہ) پھر آگے کہا ہے (وهم بذکر الرحمان هم کافرون) یعنی (بل هم عن ذکر ربهم معرضون) اور آخری آیت میں کہا ہے (ربنا الرحمان المستعان علی ما تصفون) سورہ الرعد میں بتایا ہے کہ الرحمان الرب ہے (وهم یکفرون بالرحمان قل هو ربی لا اله الا هو علیه توکلت والیه متاب)۔ اور اے مشرکو اگر تم

نہیں جانتے تو سن لو (اللذی خلق السماوات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام، ثم استوی علی العرش، الرحمان، فاسئل بہ خبیرا۰) (الفرقان)

لیکن مشرکین قریش نے نہ مانا کہ الرحمان ہی اللہ ہے۔ (واذا قیل لھم اسجدوا للرحمان قالوا وما الرحمان؟ انسجد لما تامرنا؟ وزادھم نفورا۰) الفرقان)

آخر کار مکّی دور کی آخری سورہ میں قرآن نے صاف صاف بتا دیا کہ اللہ اور الرحمان ایک ہی ذات ہے۔ (قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمان ط ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ۔ سورہ بنی اسرائیل) Inscription

کتبات یمن اور الرحمان: چونکہ یمن میں نصرانی حکومت تھی، اس لئے اُس زمانے کے کتبات سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اللہ کے لئے رحمان یا رحمانان کا لفظ استعمال کرتے تھے: مثلاً

مآرب کے تالاب کا کتبہ، جو ابرہہ نے نصب کرایا تھا، یہ ہے:۔ "رحمان اس کے مسیح اور روح القدس کی مہربانی سے ابرہہ اکسومی، حبشیوں کا رئیس یہ یادگار قائم کرتا ہے ..... رحمان کی عنایت سے نجاشی ... کی طرف سے ۶۴۳ھ میں دوستی اور محبت کے اظہار کے لئے سفیر آئے۔ (ارض القرآن۔ مؤلفہ سید سلیمان ندوی ج ۱۔ ص ص ۱۹ - ۲۰)

رحمان کا لفظ کتبات حمیر میں: ۳۸۵ھ (۲۷۰ء) کے قدیم ترین کتبات میں اشتر، شمس اور دوسرے مشرکانہ دیوتاؤں کے نام پائے جاتے ہیں، حالانکہ ۵۸۲ھ (۴۶۷ء) اور ۵۷۳ھ (۴۵۸ء) کے کتبات میں، جس قدر بھی وہ پڑھے جا سکے ہیں، کسی مشرک دیوتا کا نام نہیں ملتا، البتہ ایک معبود رحمانان کا نام

The oldest dated inscriptions of the year 385 (A.D. 270) mention, Athtar, Shams and other heathen deities, while the Inscriptions of 582 (A.D. 467) and 573 (A.D. 458) so far as they can be read

ملتا ہے۔ یہ عبری لفظ رحمان ہے (رحم کرنے والا)۔ اسے عربی میں الرحمان کہتے ہیں۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ چوتھی صدی مسیحی میں قوی یہودی اور مسیحی اثرات عرب کے اندر موجود تھے۔

"یہ نوٹ کرلینا چاہیئے کہ سبا اور معین کا دارالسلطنت سبا تھا۔ اور مصر و ہند سے اس کی تجارت مسیح سے آٹھ سو سال پہلے سے جاری تھی۔ لیکن مسیح سے پہلے کی صدی میں ہندوستان و مصر سے اس کی تجارت اس لئے ختم ہوگئی کہ بطلیموسوں نے ہندوستان سے اسکندریہ (مصر) تک ایک خشکی کا رستہ مسیح سے پہلے کی صدی میں قایم کردیا تھا۔

<u>حمیر</u> قوم حمیر نے اہل سبا کو فتح کرنے کے

- Contain no name of heathen god, but do Sheak of a god Rahmanan – that is the Hebrew Rahman "the Compassionate" (Arabic, al Rahman) agreeably with the fact that Jewish and christian influences were powerful in Arabia in the 4th. Century

It may be noted that - Saba was the Capital of Saba and Main and trade with Egypt and India from 800 B.C. onward - But it lost its trade with India and Egypt due to overland route of Ptolmies from India to Alexandria in the first century be fore Christ.

<u>Himyarites</u>: Himyarites

بعد یہودی مذہب اختیار کر لیا۔ اسی لئے رحمان کا لفظ وہاں آگیا۔

رومیوں نے صرف ایک مرتبہ عرب کے معاملات میں مداخلت کی لیکن ایلیوس گیلوس کی مہم ناکام رہی۔

حبشی حکومت | چوتھی صدی مسیحی میں اہلِ حبشہ نے حمیریوں کو شکست دے دی۔ اب بائی زنطیم (یعنی حکومت قسطنطنیہ) نے حبشی مسیحیوں کی مدد کی اور ۵۲۵ء میں فتح پائی لیکن ۵۷۵ء میں اہلِ ملک نے فارس سے مدد مانگی جس نے مسیحیوں کو شکست دے کر اپنے والی (یمن میں) مقرر کر دئے (دیکھئے انسائکلوپیڈیا برٹانکا۔ سبائی: ص ۹۵۶)

Conquered Sabeans who later became jews hence Rahman.

Romans only once attempted to interfere with Arabia but the Expedition of Aelius Gallus was betrayeod.

Abbysinians In the 4th Century A.D. the Abbysinians overturned Himyarites Again the Byzantium supported christians + won in 525 A.D. But in 575 the opponents of xians asked for aid from Persia who won and appointed Persian governors (See Saba - Himyarites - Arabia - Ency. Brit. 14th Edition.

also 11th Edition Sabeans p. 956/2)

لغت عبری اور رحمان | "رحم کے اصلی معنی مشکوک ہیں۔ عربی میں رحمت کے معنی نرم و آہستگی کے ہیں آشوری: ای مو، اے مو۔ اور عربی رحم کے معنی رحم مادر اور مہربانی کے ہیں۔ رحم کے معنی کسی کی طرف جھکنا، مہربانی کرنا بھی ہیں۔

سبائی زبان میں رحم نعتِ الٰہیہ ہے جسے عربی میں الرحمان کہتے ہیں" (عہد نامۂ قدیم کی عربی عبری لغت ص ۹۲۳۔ اکسفورڈ)

رحم: مذکر۔ رحم مادر۔ کنواری عورت، جمع آنتیں۔ مہربانی۔ بخشش۔ ہمدردی۔ نرمی۔ ترس۔"

رحما: مؤنث:۔ عورت: لڑکی

رحمانی: صفت:۔ رحم کرنے والا۔ مہربان۔ اس کی تانیث رحمانیت اور جمع رحمانیوت ہے۔" (دیکھئے فونولکسکا عبری انگریزی۔ از ڈاکٹر فریبنڈ برلن۔ شون برگ)

"□ ר ח □ رحم = original meaning dubious. Arabic رَحُمَ (Soft) (gentle) Assyrian Rimu, Remu. Arabic "رحِم" (womb) to have Compassion Also رَحِمَ be inclined toward, affectionate to رَحِمَ Sabian epithet dei, رَحِم Arabic الرحمان (See P. 933 of the Hebrew Arabic Lexicon of the old testament Brown + Brigg, Oxford.

□ ר ח □ Original رَحَم masculine. A womb, a maiden; Pl. the bowels, compassion, mercy, sympathy tenderness pity.

رحما feminine, woman Maiden. رحمانی Adjective merciful compassionate It has feminine رحمانیت and Plural (See Fonolexica Hebrew English Dr. Feyerabend Berlin Schoenberg)

رحمان اور امرءالقیس بن حجر شاعر نصرانی (۵۴۲ء) | عبید نے امرأ القیس سے کہا کہ کیف معرفتك فی الاوابد؟ (یعنی چیستان یا بدیہہ گوئی میں آپ کا کیا حال ہے) تو اُس نے کہا کہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا مجھے پائے گا۔ تو اُس نے پوچھا:۔

ما الحاکمون بلا سمع ولا بصر ولا لسان فصیح یعجب الناسا

(کون سے ایسے حاکم ہیں یعنی فیصلہ کرنے والے ہیں جن کے کان۔ آنکھ اور زبان فصیح نہیں ہے، اگرچہ وہ انسان کو تعجب میں ڈالتے ہیں)

تو امرأ القیس نے جواب دیا ؎

تلك الموازین والرحمان انزلها ربُّ البریّة بین الناس مقیاسا

(یہ قوانین الٰہیہ ہیں جنہیں رحمان نے نازل کیا۔ جو ربُّ البریّة ہے، اور یہ موازین یعنی احکام انسانوں کے درمیان فیصلہ کن (کسوٹی) ہوتے ہیں)

(ص ۱۸ الشعراء النصرانیه : الجزء الاول فی شعر الجاهلی طبع ۱۹۲۰ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب کے شعرائے نصرانی بھی اللہ کو الرحمان کہتے تھے۔

لغت عرب اور الرحمان | "قال ابو اسحاق واما الرحمان الرحیم" فالرحمان اسم الله خاصة لا یقال لغیر الله رحمان۔ ومعناه المبالغ فی الرحمة : ارحم الراحمین وفعلان بناء المبالغة۔ تقول للشدید الامتلاء ملآن، وللشدید الشبع شبعان۔

کیا الرحمان عبری ہے؟ | ؟ روی عن احمد بن یحیی انه قال هو عبرانی۔ وهذا مرغوب عنه۔ ولمجیك هذا ابو اسحاق فی کتابه : (شرح الفیه۔ شرح جامی) لیکن تحقیقِ جدید سے ثابت ہے کہ لغت عبری میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

الرحمان مثل علم کے ہے | ویقال لم قدم ذکر الرحمان وهو اشد مبالغة، وانما یبدأ فی نحو هذا بالاقل ثم یتبع الاکثر کقولهم فلان جواد یعطی العشرات والمئین

والالوف؟ والجواب فی ذلک انہ بُدِیٔ بذ الرحمان لانہ صار کالعلم اذ کان لایوصف بہ الا اللہ جلّ وعز۔ وحکم الاعلام وما کان من الاسماء اعرف ان یبدء بہ ثم یتبع الانکر۔ وما کان من التعریف انقص۔ ھذا مذھب سیبویہ وغیرہ من النحویین۔ (المخصص۔ ص ۱۵۱۔ طبع حیدرآباد۔ ھند)

اشتقاق رحمان — وروی عن عبد الرحمان بن عوف ان رسول اللہ صلعم قال: یقول اللہ عزوجل انا الرحمان وھی الرحم اشتققت لھامن اسمی اسماً فمن وصلھا وصلتہ ومن قطعھا قطعتہ (آلوسی: بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب ج ۳ ص ۲۷۵۔ بیان نسب وصلۂ رحم)

غزوات نبوی اور الرحمان — مشرکین کو الرحمان کے لفظ سے اتنا اجتناب تھا کہ موت کے منہ میں ہوتے ہوئے بھی وہ اس لفظ کو استعمال نہ کرتے تھے۔ مثلاً بدر میں شکست کھانے کے بعد امیہ بن خلف نے اپنے قدیم دوست عبد الرحمان بن عوف کو اُن کے جدید نام سے نہ پکارا۔ بلکہ کہا کہ عبدالإلہ مجھے گرفتار کرلو میں فدیہ دے کے چھوٹ جاؤں گا۔

(کتاب المغازی للواقدی۔ کلکتہ ص ۷۷)

اس سلسلہ میں عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان قابل توجہ ہے:

قال بن عوف "کان امیہ بن خلف لی صدیقا بمکۃ وکان اسمی عبد عمرو فتسمیت حین اسلمت عبدالرحمان

ونحن بمکہ فکان یلقانی اذ نحن بمکہ فیقول یا عبد عمرو ارغبت عن اسم سماک ابواک؟ فاقول نعم۔ فیقول فانی لا اعرف الرحمان فاجعل بینی وبینک شیئاً ادعوک بہ۔ اما انت فلا تجیبنی باسمک الاول واما انا فلا ادعوک بما لا أعرف قال فکان اذا دعانی یا عبد عمرو لا اجیبہ۔ قال فقلت لہ یا ابا علی اجعل ما شئت قال فانت عبد الالٰہ۔ قال قلت نعم۔ قال فکنت اذا مررت بہ قال یا عبد الإلٰہ۔ فأجیبہ۔ (ابن ھشام غزوہ بدر)

"فیقول امیہ بن خلف انّی لا اقول لک عبد الرحمان ان مسیلمہ بالیمامہ یتسمّٰی بالرحمان، فانالا ادعوک الیہ۔ فکان یدعونی عبد الالہ ..... کتاب المغازی للواقدی ص ۷۷۔ طبع کلکتہ ۱۸۵۵ء م)

اسی طرح مختلف غزوات میں مسلمانوں کا جنگی نعرہ "یا رحمان" تھا۔ اور مشرکین ہُبل کی جے پکارتے تھے۔ (دیکھئے حالات بدر۔ اُحد۔ فتح مکہ اور حنین)

یہی نہیں بلکہ صلح حدیبیہ میں جب بسم اللہ الرحمان الرحیم لکھی گئی تو مشرکین کے نمائندہ نے کہا کہ ہم الرحمان کو نہیں جانتے۔ لہذا آنحضرتؐ نے خود اس لفظ کو مٹا کر زمانہ جاہلیہ کا تسمیہ بسمک اللّٰھم لکھوا دیا۔ (دیکھئے صلح حدیبیہ: ابن سعد وغیرہ)

اسماء رجال اور الرحمان: اگر ہم رجال کی کتابیں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے الرحمان کی نسبت سے اپنے جاہلیۃ کے نام بدلے یا جنھوں نے اپنی اولاد کے یہ نام رکھے، اُن کی بڑی کثرت ہے۔ اللہ کے دوسرے ناموں یا صفات سے یہ نسبت بہت ہی کم ہے مثلاً

۱۔ (عبد عمرو) بن عوف الزھری، ولد بعد الفیل بعشر سنین واسلم قبل ان یدخل رسول اللہ صلعم دار الارقم۔

۲۔ ؟ بن کعب المازنی

۳۔ (عبد الکعبہ) بن العوام

۴۔ (عبد الکعبہ) بن ابوبکر۔

۵۔ ابن العباس۔

۶۔ ابن عمر (الاکبر)

۷۔ (ابو شحمہ) بن عمر (الاوسط)

۸۔ (ابو المجبر) بن عمر (الاصغر)

(عبد العزیٰ) ابو راشد الازدی۔

ابن خالد بن ولید

ابن معاذ بن جبل۔

ابن یزید بن جاریہ۔

ابن غنم الاشعری۔

ابن زید بن الخطاب۔

ابن حسنہ (وغیرہم) کے نام عبد الرحمان تھے۔ اور یہ اُس زمانے کی بات ہے، جب مشرکین نے "الرحمان" کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (دیکھئے باب من اسمہ عبد الرحمان فی کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبد البر القرطبی)

نتیجہ: لہٰذا ہماری رائے میں بسم اللہ الرحمان الرحیم کا ترجمہ یہ ہوگا کہ (شروع کرتا ہوں) اسم اللہ سے جسے یہود و نصاریٰ الرحمان کہتے ہیں اور جو رحم کرنے والا ہے یعنی الرحمان اللہ کا دوسرا نام ہے اور علَم ہے۔

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ قرآن نے کہیں بھی کسی اور صفت کو اس طرح استعمال نہیں کیا کہ الرحیم نے یہ کیا یا القدوس یا العظیم یا الجبار نے یہ کہا۔ وغیرہ۔ جیسا کہ الرحمان کے لئے بار بار کہا ہے۔

تصحیح

برہان دسمبر ۵۸ء صـ ۲۷، کی سطر ۴ تا ۱۱، لفظ "محققانہ" تا "فرق ہے"۔ خواجہ سید محمد گیسو دراز کی کتاب "استقامت الشریعت" سے متعلق ہے۔
صـ ۲۷، سطر ۱۳ میں لفظ "سیچے" کے بجائے "کیچے"
اور صـ ۳۷ سطر ۶ "وذات" کے بجائے "دو ذات" کی صحت فرمائی جائے۔
جو سہوِ کتابت ہے۔